© rasailojaraid.com

ترجمة القرآن

مولانا محمد اکرم مدنی

مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة الحديث

روزے کا مقصد/تقویٰ

قولہ تعالیٰ ﴿یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون.﴾ (البقرۃ) ''اے ایمان والوتم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے' جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

مذکورہ بالا آیت میں روزے کی فرضیت اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو صوم یا صیام کہا جاتا ہے۔ جس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کے لیے رکے رہنا۔ یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے بہت اہم ہے' اس لیے اس عبادت کو پہلی اُمتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ کا معنی بچنے کے ہیں۔ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اجتناب کرنا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے عربی شاعر ابن المعتز کے اشعار نقل کرتے ہوئے تقویٰ کا معنی واضح کیا ہے:

خل الذنوب صغیرھا وکبیرھا ذاک التقی

واصنع کماشی فوق ارض الشوک یحذر ما یری

لا تحقرن صغیرۃ ان الجبال من الحصی

(تفسیر ابن کثیر' ۱/ ۲۸)

یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ کو چھوڑ دو۔ یہی تقویٰ ہے۔ ایسے رہو جیسے کانٹوں والے راستے پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے' صغیرہ گناہوں کو بھی ہلکا نہ جانو۔ (دیکھیے) پہاڑ چھوٹے چھوٹے کنکروں سے بن جاتے ہیں۔

اسلام میں تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اسی وجہ سے تمام عبادات کا مقصد اور فلسفہ قرآن حکیم میں تقویٰ ہی ذکر کیا گیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی زندگی میں اس کے شاندار ثمرات اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ الاعراف میں ذکر فرمایا ہے: ﴿ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکٰت من السماء والارض ......الخ﴾ یعنی اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کھول دیتے۔ (آیت: ۹۶)

اور سورۃ الطلاق میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: ﴿ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب﴾ جو شخص اللہ سے ڈر جاتا ہے اور تقویٰ کی زندگی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت اور پریشانی سے نکلنے کا راستہ بتا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہوں سے روزی اور رزق دیتا ہے' جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ سے انسان کو پریشانیوں اور مصائب سے نجات ملتی ہے۔ اور اگر انسان روزہ رکھنے کے باوجود تقویٰ اختیار نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ کو انسان کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ صرف کھانے پینے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام نافرمانیوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ استقبال رمضان المبارک

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وَ
ماہ شعبان کے آخر میں مسائل اور فضائل رمضان پر نہایت فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبے کے الفاظ اور ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی نصیب فرمائے۔ آمین۔

((یاایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من شھر' جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فر
فیما سواہ، وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزا
رزق المومن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکا
مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ ﷺ لیس کلنا تج
نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ ﷺ یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما
مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوض شر
یضما حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ و اوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من
ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر لہ واعتقہ من النار)) (رواہ البیہقی فی شعب الا
مشکوٰۃ المصابیح' ج:۱' ص:۱۷۳)

''اے لوگو تم پر ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایسا ماہِ مبارک ہے جس میں ایک
ایسی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اور رات کے ق
نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس ماہ میں تقرب الٰہی کے لیے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا' اسے باقی د
میں فرض نیکی کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا' اسے عام دنوں
ستر (۷۰) فرائض ادا کرنے کا اجر و ثواب ملے گا۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب
ہے۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو اس
مبارک میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے' اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے اس
گردن آزاد ہوگی اور روزہ دار کا ثواب کم کیے بغیر افطاری کرانے والے کو بھی روزہ دار کے برابر ثو
ملے گا۔ ہم (صحابہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک روزہ اف
کروانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھجور' پانی یا دو
کے ایک گھونٹ سے افطار کروائے گا' اللہ تعالیٰ اسے بھی یہ ثواب عطا فرمائے گا۔ البتہ جو روزہ د
پیٹ بھر کر کھلائے' اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا مشروب پلائے گا' کہ دخول جنت تک ا
پیاس نہ لگے گی۔ ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم کی آگ
آزادی کا ہے اور جو کوئی اس ماہ میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے بخش د
اور آگ کے عذاب سے اسے آزاد کرے گا۔

© rasailojaraid.com